الٰہی عقدۂ امید بکشا

ھو

کریما بہ بخشائے برحالِ ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

الحمد للہ والمنة کہ درین زمان سعادت اقتران فرخندہ آوان
نسخۂ صحیحہ المسمٰی بہ

کریما مترجم

بفرمائش

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب
چوک متی مسجد پوبلڈنگ لاہور

چھپ کر شائع ہوا۔
سنہ ۱۹۳۲ء
(ہندوستان پریس ہسپتال روڈ لاہور میں لالہ دولت رام پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے چھپا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع نام اللہ کے سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کریما ببخشائے بر حالِ ما
اے کریم بخشش کر اوپر حال ہمارے کے

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
اس واسطے کہ ہوں میں قیدی کمندِ ہوس کا

نداریم غیر از تو فریاد رس
نہیں رکھتے ہم سوا تیرے فریاد کو پہنچنے والا

توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
تو ہی ہے گنہگاروں کا گناہ بخشنے والا اور بس

نگہدار مارا از راہِ خطا
نگاہ رکھ ہم کو راہ گناہ سے

خطا در گذار و صوابم نما
قصور معاف کر اور راہ راست ہم کو دکھا

در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

زبان تا بود در دہان جائیگیر
زبان جب تک ہووے قائم منہ میں

ثنائے محمد بود دلپذیر
تعریف محمد کی ہووے دل پسند

حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء
دوست خدا کے بزرگترین پیغمبروں کے

کہ عرشِ مجید ش بود متکا
کہ عرش بزرگ اُن کا ہوا تکیہ گاہ

سوارِ جہانگیرِ یکران براق | کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

سوار جہان کے لینے والے گھوڑے براق کے | کہ گذرے محل نیلی چھت کے سے

خطاب بہ نفس

خطاب ساتھ نفس کے

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت | مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت

چالیس برس تیری عمر عزیز کے گذرے | مزاج تیرا حال لڑکپن سے نہ پھرا

ہمہ با ہوا و ہوس ساختی | دمے با مصالح نپرداختی

تمام عمر ساتھ حرص اور طمع کے موافقت کی تو نے | ایک دم ساتھ نیکیوں کے مشغول نہ ہوا تو

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار | مباش ایمن از بازیِ روزگار

نہ کر بھروسہ اوپر زندگی فانی کے | نہ ہو تو بے خوف فریب زمانے کے سے

در مدحِ کرم

بیچ تعریف احسان کے

دلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم | بشد نامدارِ جہانِ کرم

اے دل جس شخص نے کہ رکھا خوان احسان کا | ہوا سردار جہان کرم کا

کرم نامدارِ جہانت کند | کرم کامگارِ امانت کند

کرم سردار جہان کا تجھ کو کرے | کرم مقصد امان کا تجھ کو کرے

ورائے کرم در جہاں کار نیست
وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست

سوائے کرم کے جہان میں کام نہیں ہے
اور اس سے زیادہ گرم کوئی بازار نہیں ہے

کرم مایہ شادمانی بود
کرم حاصل زندگانی بود

کرم پونجی خوشی کی ہے
کرم نتیجہ زندگانی کا ہے

دل عالمے از کرم تازہ دار
جہاں را ز بخشش پر آوازہ دار

دل ایک عالم کا کرم سے تازہ رکھ
جہان کو بخشش سے پر آوازہ رکھ

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم
کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم

ہر وقت ہو کرم میں مضبوط
اس واسطے کہ ہے پیدا کرنیوالا جان کا کرم کرنے والا

[illegible]

در صفت سخاوت

بیچ صفت سخاوت کے

سخاوت کند نیکبخت اختیار
کہ مرد از سخاوت شود بختیار

سخاوت کرتا ہے نیکبخت اختیار
اس واسطے کہ مرد سخاوت سے ہوتا ہے نصیبہ ور

بہ لطف و سخاوت جہانگیر باش
در اقلیم لطف و سخا میر باش

ساتھ مہربانی اور سخاوت کے جہان کا لینے والا رہ
بیچ ولایت مہربانی اور سخاوت کی سردار رہ

سخاوت بود کار صاحبدلاں
سخاوت بود پیشۂ مقبلاں

سخاوت ہوتا ہے کام صاحب دلوں کا
سخاوت ہوتا ہے پیشہ اقبالمندوں کا

[illegible] ۱۲

سخاوت مس عیب را کیمیاست	سخاوت همه دردها را دواست
سخاوت تانبے عیب کیلئے کیمیا ہے	سخاوت سب دردوں کی دوا ہے
مشو تا توانی ز سخاوت بری	که گوی بهی از سخاوت بری
نہ ہو حتی الامکان سخاوت سے جدا	کہ گیند بہتری کا سخاوت سے لیجاوے تو

در مذمت بخیل

بیچ برائی بخیل کے

اگر چرخ گردد بکام بخیل	ور اقبال باشد غلام بخیل
اگر آسمان پھرے ساتھ مقصد بخیل کے	خواہ اقبال ہووے غلام بخیل کا
وگر در کفش گنج قارون بود	وگر پا بعش ربع مسکون بود
کہ جو ہاتھ میں اسکے خزانہ قارون کا ہو	اور اگرچہ فرمانبردار اس کی تمام دنیا ہو
نیرزد بخیل آنکه نامش بری	وگر روزگارش کند چاکری
بخیل ایسے لائق نہیں کہ نام اس کا لے تو	اور اگرچہ زمانہ اس کی کرے نوکری
مکن التفاتی بجاه بخیل	مبر نام مال و منال بخیل
نہ کر توجہ اوپر مال بخیل کے	نہ لے تمام مال اور اسباب بخیل کا
بخیل ار بود زاهد بحر و بر	بهشتی نباشد بحکم خبر
بخیل اگر ہووے زاہد تمام دنیا کا	بہشتی نہ ہوگا ساتھ حکم حدیث کے

ف آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ داخل نہ ہونگے بہشت میں یہ تین شخص ایک مکار اور دوسرا بخیل تیسرا وہ شخص کہ محتاجوں پر احسان رکھتا ہے۔ پیچھے اسکے جناب باریتعالےٰ نے فرمایا کہ نہ باطل کیا کرو اپنی نیت کو غریبوں کے ساتھ منت رکھنے اور اذیت دینے کے ۔۔

بخیل ار چہ باشد تونگر بمال ・ بخواری چو مفلس خورد گوشمال

بخیل اگرچہ ہووے صاحب قوت مال کا ・ ساتھ خواری کے مانند مفلس کے کھاوے گوشمال

سخیاں ز اموال بر می خورند ・ بخیلاں غم سیم و زر می خورند

سخی لوگ مال سے پھل کھاتے ہیں ・ بخیل آدمی غم سونے چاندی کا کھاتے ہیں

(فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ [illegible])

در صفت تواضع

بیچ تعریف تواضع کے

دلا گر تواضع کنی اختیار ・ شود خلق دنیا ترا دوستدار

اے دل اگر تواضع کرے تو اختیار ・ ہووے خلق دنیا تیری دوستدار

تواضع زیادت کند جاہ را ・ کہ از مہر پرتو بود ماہ را

تواضع زیادہ کرے تیرے مرتبے کو ・ اسلیئے کہ آفتاب سے روشنی ہووے چاند کو

تواضع بود مایۂ دوستی ・ کہ عالی بود پایۂ دوستی

تواضع ہووے پونجی دوستی کی ・ کہ بلند ہووے مرتبہ دوستی کا

تواضع کند مرد را سرفراز ・ تواضع بود سروراں را طراز

تواضع کرے مرد کو سر بلند ・ تواضع ہووے سرداروں کا نشان

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی ・ نہ زیبد ز مردم بجز مردمی

تواضع کرے جو کہ ہے آدمی ・ نہ زیب دے آدمی سے سوا مردمی کے

([illegible] مسلمان سے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مرتبہ اس کا)

تواضع کند ہوشمند گزین — نہد شاخ پرمیوہ سر بر زمین

تواضع کرے ہوشمند پسند — رکھے ڈالی میوہ دار سر اوپر زمین کے

تواضع بود حرمت افزائے تو — کند در بہشت برین جائے تو

تواضع ہوئے آبرو بڑھانے والی تیری — کرے بہشت بلند میں جگہ تیری

تواضع کلید در جنت است — سرافرازی و جاہ از زینت است

تواضع کنجی دروازے بہشت کی ہے — سربلندی اور مرتبے کے لئے زینت ہے

کسے را کہ عادت تواضع بود — ز جاہ و جلالش تمتع بود

جس شخص کی عادت تواضع کی ہووے — مرتبہ اور بزرگی سے اسکو فائدہ ہووے

تواضع عزیزت کند در جہاں — گرامی شوی پیش دلہا چو جاں

تواضع عزیز کرے تجھ کو جہان میں — بزرگ ہوئے تو آگے دلوں کے مانند جان کے

تواضع مدار از خلائق دریغ — کہ گردن ازاں برکشی ہمچو تیغ

تواضع نہ رکھہ خلائق سے دور — کہ گردن اس سے بلند کرے تو مانند تلوار کی

کسے را کہ گردن کشی در سر است — تواضع ازو یافتن خوشتر است

جس شخص کے سر میں غرور ہے — عاجزی اس سے پانا خوشتر ہے

تواضع ز گردن فرازاں نکوست — گدا گر تواضع کند خوئے اوست

عاجزی گردن بلندوں سے خوب ہے — فقیر اگر عاجزی کرے خو اس کی ہے

در مذمّت تکبّر

بیچ بُرائی غرور کے

تکبّر مکن زینہار اے پسر	**کہ روزے زِ دستش درآئی بسر**
غرور نہ کر ہرگز اے لڑکے	کہ ایکدن اس کے ہاتھ سے گرے تو ساتھ سر کے
تکبّر ز دانا بود ناپسند	**نہ درآید این معنی از ہوشمند**
غرور دانا سے ہووے ناپسندیدہ	نہ آئے یہ بات ہوشمند سے
تکبّر بود عادتِ جاہلاں	**تکبّر نیاید ز صاحب دلاں**
غرور ہووے عادت جاہلوں کی	غرور نہ آوے صاحب دلوں سے
تکبّر عزازیل[۲] را خوار کرد	**بزندانِ لعنت گرفتار کرد**
غرور نے شیطان کو ذلیل کیا	قیدخانہ لعنت میں گرفتار کیا
کسے را کہ خصلت تکبّر بود	**سرش پُر غرور از تصوّر بود**
جس شخص کی کہ خصلت غرور کی ہو	سر اس کا بھرا ہُوا غرور کے خیال سے ہو
تکبّر بود مایۂ مدبری	**تکبّر بود اصلِ بدگوہری**
غرور ہے پونجی بدبختی کی	غرور ہے جڑ بدذاتی کی
چو دانی تکبّر چرا مے کنی	**خطا میکنی و خطا میکنی**
اگر جانتا ہے تو غرور کیوں کرتا ہے تو	خطا کرتا ہے تو خطا کرتا ہے تو

[۱] فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں بقدر ذرہ کے غرور ہوگا [illegible] [۲] فرمایا کلام مجید میں کہ شیطان نے حضرت آدم سے کہا میں بہتر ہوں ان سے کیونکہ میں آگ سے ہوں اور آدم مٹی سے اور آگ جزو علوی کہ مٹی جزو سفلی ہے۔

در فضیلتِ علم

بیچ فضیلت علم کے

بنی آدم از علم یابد کمال — نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

بیٹا آدم کا علم سے پاتا ہے کمال — نہ حشمت اور مرتبہ اور مال اور اسباب سے

چو شمع از پئے علم باید گداخت — کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

مانند شمع کے واسطے علم کے چاہیئے گلنا — کہ بغیر علم کے نہ سکے خدا کو پہچاننا

خردمند باشد طلبگارِ علم — کہ گرم است پیوستہ بازارِ علم

عقلمند ہوئے طلبگار علم کا — کہ گرم ہے ہمیشہ بازار علم کا

کسے را کہ شد در ازل بختیار — طلب کردن علم کرد اختیار

جو شخص کہ ہوا ازل میں نصیبہ ور — طلب کرنا علم کا کیا اختیار

طلب کردن علم شد بر تو فرض[۱] — دگر واجب است از پئے قطع ارض

طلب کرنا علم کا ہوا تجھ پہ فرض — پھر واجب ہے واسطے کاٹنا زمین کا

برو دامنِ علم گیر استوار — کہ علمت رساند بدار القرار

جا دامن علم کا پکڑ مضبوط — کہ علم تجھ کو پہنچائے گا بہشت میں

میاموز جز علم گر عاقلی — کہ بے علم بودن بود غافلی

نہ سیکھ سوا علم کے اگر عقلمند ہے تو — کہ بے علم رہنا ہووے غفلت

[۱] فرمایا رسول خدا صلعم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر ایک مسلمان پر ۱۲

ترا علم در دین و دنیا تمام	کہ کار تو از علم گیرد نظام
تجھ کو علم دین اور دنیا میں کافی ہے	کہ کام تیرا علم سے لیگا آراستگی

در امتناع از صحبت جاہلاں

بیچ ممانعت صحبت جاہلوں کی سے

دلا گر خردمندی و ہوشیار	مکن صحبت جاہلاں اختیار
اے دل اگر عقلمند ہے تو اور ہوشیار	نہ کر صحبت جاہلوں کی اختیار
ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش	نیامیختہ چوں شکر شیر باش
جاہل سے بھاگنے والا مانند تیر کے رہ	نہ ملا ہوا مانند شکر شیر کے رہ
ترا اژدہا گر بود یار غار	ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار
تیرا اژدہا اگر ہووے یار گارکا	اس سے بہتر ہے کہ جاہل ہووے دوست
اگر خصم جان تو عاقل بود	بہ از دوستدارے کہ جاہل بود
اگر دشمن جان تیری کا عقلمند ہووے	بہتر ہے اس دوست سے کہ جاہل ہووے
چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست	کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست
مانند جاہل کے کوئی جہاں میں خوار نہیں ہے	کہ بیوقوفی کا کام جاہلی سے بڑھ کر کوئی نہیں
ز جاہل نیاید بجز افعال بد	وز و نشنود کس بجز اقوال بد
جاہل سے نہ آئے سوائے فعل بد کے	اور اس سے نہ سنے کوئی سوا قول بد کے

سرانجام جاہل جہنم بود — که جاہل نکوعاقبت کم بود

آخرکار جاہل کا دوزخ ہووے — کہ جاہل نیک عاقبت کم ہووے

سر جاہلاں بر سر دار بہ — که جاہل بخواری گرفتار بہ

سر جاہلوں کا اوپر سولی کے بہتر — کہ جاہل خواری میں گرفتار بہتر

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود — کزو ننگ دنیا و عقبیٰ بود

جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہووے — کہ اس سے ننگ دنیا اور آخرت کی ہووے

در صفت عدل

بیچ تعریف انصاف کے

چو ایزد ترا ایں ہمہ کام داد — چرا ز نیاری سرانجام داد

جب خدا نے تجھکو یہ سب مقصد دیا — کیوں بر نہیں لاتا سرانجام انصاف کا

چو عدل است پیرایۂ خسروی — چرا عدل از دل نیاری قوی

جب انصاف ہے لباس بادشاہت کا — کس لئے انصاف کو دل سے نہ رکھے تو قوی

ترا مملکت پایداری کند — اگر معدلت دستیاری کند

تیری بادشاہی پختہ کرے — اگر انصاف مددگاری کرے

چو نوشیرواں عدل کرد اختیار — کنوں نام نیک است ازو یادگار

جب نوشیرواں نے عدل کیا اختیار — اب تک نام نیک ہے اس سے یادگار

ز تاثیر عدل ست آرام ملک — که از عدل حاصل شود کام ملک

تاثیر عدل سے ہے آرام ملک کا — کہ عدل سے حاصل ہووے مقصود ملک کا

جہاں را بہ انصاف آباد دار — دل اہل انصاف را شاد دار

جہان کو ساتھ انصاف کے آباد رکھ — دل صاحب انصاف کا خوش رکھ

جہاں را بہ از عدل معمار نیست — که بالاتر از معدلت کار نیست

جہان کیلئے بہتر عدل سے آباد کرنیوالا نہیں ہے — کہ بہتر انصاف سے کام نہیں ہے

ترا زیں بہ آخر چہ حاصل شود — که نامت شهنشاه عادل بود

تجھ کو اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہووے — کہ نام تیرا بادشاہ عادل ہووے

اگر خواہی از نیک بختی نشاں — در ظلم بندی بر اہل جہاں

اگر چاہتا ہے تو نشان نیک بختی کا — دروازہ ظلم کا بند کر اوپر جہان کے

رعایت دریغ از رعیت مدار — مراد دل دادخواہاں برار

رعایت کو دور رعیت سے نہ رکھ — مراد دل فریادیوں کی بر لا

در مذمت ظلم

بیچ برائی ظلم کے

خرابی ز بیداد[1] بیند جہاں — چو بستان خرم ز باد خزاں

خرابی ظلم سے دیکھے جہان — جیسے باغ تازہ ہوا خزان سے

[1] فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ظلم تاریکی روز قیامت ہے ۔

مدہ رخصتِ ظلم در ہیچ حال
نہ دے رخصت ظلم کی کسی حال میں

کہ خورشید ملکت نیابد زوال
کہ آفتاب ملک تیرے کا نہ پاوے نقصان

کسے کآتشِ ظلم زد در جہاں
جس شخص نے کہ آگ ظلم کی لگائی جہان میں

برآورد از اہلِ عالم فغاں
برلایا اہل جہان سے فریاد

ستمکش گر آہے برآرد ز دل
ستم رسیدہ اگر ایک آہ برلاتے دِل سے

زند سوزِ او شعلہ در آب و گل
مارے سوزش اس کی شعلہ پانی اور مٹی میں

مکن بر ضعیفانِ بیچارہ زور
نہ کر اوپر ضعیفوں بیچاروں کے زور

بیندیش آخر ز تنگی گور
اندیشہ کر آخر کو تنگی قبر سے

بہ آزارِ مظلوم مائل مباش
ساتھ ستانے مظلوم کے خواہش کرنیوالا نہ رہ

ز دودِ دلِ خلق غافل مباش
دھوئیں دِل خلق سے غافل نہ رہ

مکن مردم آزاری اے تندرائے
نہ کر آدمیوں کو ستانا اے بے عقل

کہ ناگاہ رسد بر تو قہرِ خدائے
کہ یکایک پہنچے تم پر قہر خدا کا

ستم بر ضعیفانِ مسکیں مکن
ظلم اوپر ضعیفوں غریب کے نہ کر

کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن
کہ ظالم دوزخ میں جاوے ضرور

در صفتِ قناعت

بیچ تعریف قناعت کے

دلا گر قناعت بدست آوری ‌‌ ‌ در اقلیمِ راحت کنی سروری

اے دل اگر قناعت ہاتھ میں لاوے تو ‌ ولایت میں راحت کی کرے تو سرداری

اگر تنگدستی ز سختی منال ‌ کہ پیشِ خردمند ہیچ است مال

اگر مفلس ہے تو سختی سے نالہ نہ کر ‌ کہ آگے عقلمند کے ناچیز ہے مال

ندارد خردمند از فقر عار ‌ کہ باشد نبی را ز فقر افتخار

نہ رکھے عقلمند محتاجی سے شرم ‌ کہ ہووے نبی کو فقر سے فخر

غنی از زر و سیم آرائش است ‌ ولیکن فقیر اندر آسایش است

مالدار کو سونے چاندی سے آرائش ہے ‌ اور لیکن فقیر آرام میں ہے

غنی گر نباشی مکن اضطراب ‌ کہ سلطاں نخواہد خراج از خراب

مالدار اگر نہ ہووے تو نہ کر بیقراری ‌ کہ بادشاہ نہ چاہے محصول ویرانی سے

قناعت بہرِ حال اولیٰ تر است ‌ قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

قناعت ہر حال میں بہتر ہے ‌ قناعت کرے شخص کہ نیکبخت ہے

ز نورِ قناعت برافروز جاں ‌ اگر خواہی از نیک بختی نشاں

نور سے قناعت کے روشن کر جان ‌ اگر چاہتا ہے نیک بختی سے نشان

در مذمّتِ حرص

بیچ برائی حرص کے

ایا مبتلا گشته در دامِ حرص
اے شخص مبتلا ہوا جال میں حرص کے

شده مست و لا عقل از جامِ حرص
ہوا مست اور بے عقل پیالہ حرص سے

مکن عمر ضائع بہ تحصیلِ مال
نہ کر عمر ضائع تحصیل مال میں

که هم نرخِ گوهر نباشد سفال
کہ برابر قیمت موتی کے نہ ہو ٹھیکری

هر آنکس که در بندِ حرص اوفتاد
جو شخص کہ قید میں حرص کے پڑا

دهد خرمنِ زندگانی بباد
دیتا ہے خرمن زندگانی ہوا کو

گرفتم که اموالِ قارون تراست
فرض کیا میں نے مال قارون کا تجھ کو ہے

همه نعمتِ ربعِ مسکون تراست
سب نعمت تمام دنیا کی تجھ کو ہے

بخواهی شد آخر گرفتارِ خاک
ہوگا تو آخر کو گرفتار خاک کا

چو بیچارگان با دلِ دردناک
مانند بیچاروں کے ساتھ دل دردمند کے

چرا میگدازی ز سودائے زر
کیوں گلتا ہے تو خیال مال سے

چرا میکشی بارِ محنت چو خر
کیوں کھینچتا ہے تو بوجھ مشقت کا مانند گدھے کے

چرا میکشی محنت از بهرِ مال
کیوں کھینچتا ہے تو محنت واسطے مال کے

که خواهد شدن ناگهان پائمال
کہ ہوگا یکایک برباد

چناں دادہ دل بنقش درم   کہ ہستی ز ذوق ندیم و ندم

ایسا دیا ہے تو نے دل اوپر نقش درم کے   کہ ہے تو ذوق ایسے سے ہمنشین پریشانی کا

چناں عاشق روئے زر گشتہ   کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ

ایسا عاشق صورت مال کا ہوا ہے تو   کہ پریشان احوال اور حیران ہے تو

چناں گشتہ صید بہر شکار   کہ یادت نیاید ز روز شمار

ایسا ہوا ہے تو شکار واسطے شکار کے   کہ یاد تجھ کو نہ آوے روز قیامت کی

مبادا دل آں فرومایہ شاد   کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

نہ ہوجیو دل اس کمینے کا خوش   کہ واسطے دنیا کے دے دین کو برباد

در صفت طاعت و عبادت

بیچ تعریف بندگی اور عبادت کے

کسے را کہ اقبال باشد غلام   بود میل خاطر بطاعت مدام

جس شخص کا کہ اقبال ہو غلام   ہووے خواہش طبیعت کی طرف عبادت کے ہمیشہ

نشاید سر از بندگی تافتن   کہ دولت بطاعت توان یافتن

نہ چاہئے سر بندگی سے پھیرنا   کہ دولت ساتھ عبادت کے پائی جا سکتی ہے

سعادت ز طاعت میسر شود   دل از نور طاعت منور شود

نیک بختی عبادت سے میسر آتی ہے   دل نور عبادت سے روشن ہووے

اگر بندی از بہر طاعت میاں	کشاید درِ دولت جاوداں
اگر باندھے تو واسطے اطاعت کے کمر	کھلے دروازہ دولت ہمیشہ کا
ز طاعت نپیچد خردمند سر	کہ بالائے طاعت نباشد ہنر
عبادت سے نہ پھیرے عقلمند سر	کہ بہتر عبادت سے نہ ہووے ہنر
بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار	کہ فردا ز آتش شوی رستگار
عبادت کے پانی سے وضو تازہ رکھ	تا کہ کل قیامت میں آگ سے ہووے تو رہا
نماز از سرِ صدق برپا بدار	کہ حاصل کنی دولتِ پایدار
نماز راہِ صدق سے قایم رکھ	اسواسطے کہ حاصل کرے تو دولت لازوال
ز طاعت بود روشنائی جاں	کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
عبادت سے ہوتی ہے روشنی جان کو	اس واسطے کہ روشن صبح سے ہوتا ہے جہان
پرستندۂ آفرینندہ باش	در ایوانِ طاعت نشینندہ باش
پوجنے والا پیدا کرنے والے کا رہ	محل میں عبادت کے بیٹھنے والا رہ
اگر حق پرستی کنی اختیار	در اقلیمِ دولت شوی شہریار
جو خدا پرستی کرے تو اختیار	ولایت میں دولت کی ہووے تو بادشاہ
سر از جیبِ پرہیزگاری برآر	کہ جنت بود جائے پرہیزگار
سر گریبان پرہیزگاری سے نکال	کہ جنت ہووے جگہ پرہیزگاری کی

سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں کہ جو شخص چاہیے ثواب خوف کا اور کوشش کرے اسکے لیے اور اپنے کو مسلمان بنتا ہے وہ لوگ ہیں کہ کوشش ان کی قبول ہے ۱۲ سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق پرہیزگار باغہائے جنت میں ہیں ۱۲

زتقوی چراغ روان برفروز — کہ چون نیکبختان شوی نیک روز
پرہیزگاری سے چراغ جان کا روشن کر — کہ مانند نیک بختوں کے ہووے تو نیک بخت

کسے راکہ از شرع باشد شعار — نہ ترسد ز آسیب روز شمار
جس شخص کو شرع سے ہووے شیوہ — نہ ڈرے صدمہ روز قیامت سے

در مذمت شیطان

بیچ برائی شیطان کے

دلا ہر کہ محکوم شیطان بود — شب و روز در بند عصیان بود
اے دل جو شخص کہ فرمانبردار شیطان کا ہووے — رات اور دن قید میں گناہ کے ہووے

کسے راکہ شیطان بود پیشوا — کجا باز گردد براہ خدا
جس شخص کا کہ شیطان ہووے راہ نما — کب آئے اوپر راہ خدا کے

دلا عزم عصیان[1] مکن زینہار — کہ رحمت کند بر تو پروردگار
اے دل قصد گناہ نہ کر ہرگز — تا کہ مہربانی کرے تجھ پر اللہ

ز عصیان کند ہوشمند احتراز — کہ از آب باشد شکر را گداز
گناہ سے کرتا ہے عقلمند پرہیز — اس واسطے کہ پانی سے ہوتا ہے شکر کو گھلنا

کند نیکبخت از گناہ اجتناب — کہ پنہان شود نور مہر از سحاب
کرے نیکبخت گناہ سے پرہیز — اس واسطے کہ پوشیدہ ہوتی ہے روشنی آفتاب کی بادل سے

[1] فرماتے ہیں رسول صلعم کہ گناہ کرنا تو کجا قصد گناہ کا بھی کرنا مناسب نہیں ہے ۱۲

مکن نفس امّارہ را پیروی
نہ کر نفس بد کی پیروی

کہ ناگاہ گرفتار دوزخ شوی
اسواسطے کہ یکایک گرفتار دوزخ کا ہووے تو

اگر بر نتابد ز عصیاں دلت
اگر نہ پھرے گناہ سے دل تیرا

بود اسفل السافلیں منزلت
ہووے دوزخ ٹھکانا تیرا

مکن خانۂ زندگانی خراب
نہ کر گھر زندگانی کا خراب

بہ سیلاب فعل بد و نا صواب
بسبب موج فعل بد اور ناراست کے

اگر دور باشی ز فسق و فجور
اگر دور رہے تو بدکاری اور گناہ سے

نہ باشی ز گلزار فردوس دور
نہ ہووے تو گلزار بہشت سے دور

دربیان شراب عشق

بیچ بیان شراب عشق کے

بدہ ساقیا آب آتش لباس
دے اے ساقی پانی آگ کی صورت والا

کہ مستی کند اہل دل التماس
کیونکہ مستی کی کرتا ہے صاحب دل آرزو

مے لعل در ساغر زر نگار
شراب سرخ پیالے سنہری میں

بود روح پرور چو لعل نگار
ہووے روح کی پالنے والی مانند لب معشوق کے

خوشا آتش شوق ارباب عشق
مبارک اچھی آگ شوق صاحبان عشق کی

خوشا لذت درد اصحاب عشق
مبارک خوش لذت درد صاحبان عشق کی

بیار آں شراب چو آبِ حیات
کہ یابد ز بویش دل از غم نجات

لا وہ شراب کہ مانند آب حیات کی ہے
کہ پاوے بُو سے اس کی دل غم سے نجات

خوش آں دل کہ دارد تمنّائے دوست
خوش آنکس کہ در بندِ سودائے اوست

مبارک ہے وہ دل کہ رکھے آرزو دوست کی
مبارک ہے وہ آدمی کہ قید محبت میں اسکی ہے

خوش آں دل کہ شیدا بروئے دوست
خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست

مبارک ہے وہ دل کہ فریفتہ ہے اوپر مُنہ دوست کے
مبارک ہے وہ دل کہ ہوا مقام اس کا گلی دوست کی

شراب چو لعلِ روان بخش یار
شراب مصفّا چو روئے نگار

شراب کہ مانند لب جاں بخش یار کے ہے
شراب مصفّا جو مانند مُنہ معشوق کے ہے

خوشا مے پرستی صاحبدلاں
خوشا ذوق مستی ز دلدلوگاں

مبارک ہے شراب نوشی اولیاء سے
مبارک ہے ذوق مستی کا کاملوں سے

در صفتِ وفا

بیچ صفت وفا کے

دلا در وفا باش ثابت قدم
کہ بے سکّہ رائج نباشد درم

اے دل وفا میں رہ ثابت قدم
اسواسطے کہ بغیر اس کے جاری نہیں ہوتا درم

ز راہِ وفا گر نہ پیچی عناں
شوی دوست اندر دلِ دشمناں

راہ وفا سے جو نہ پھیرے تو باگ
ہووے تو دوست دل میں دشمنوں کے

؎ وفا ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وفا کرو تم میرا وفا کروں میں عہد تمہارا ۱۲

مگردان ز کوئے وفا روئے دل | کہ در روئے جانان نباشی خجل

نہ پھیر گلی وفا سے منہ دل کا | کہ سامنے منہ معشوق کے نہ ہووے تو شرمندہ

منہ پائے بیرون ز کوئے وفا | کہ از دوستاں می نیرزد جفا

نہ رکھ پاؤں باہر گلی وفا سے | کہ دوستوں سے نہیں لایق ہے ظلم

جدائی ز احباب کردن خطاست | بریدن ز یاراں خلاف وفاست

جدائی دوستوں سے کرنا گناہ ہے | کنارہ کرنا یاروں سے خلاف وفا کے ہے

بود بے وفائی سرشت زناں | میاموز کردار زشت زناں

ہووے بے وفائی عادت عورتوں کی | نہ سیکھ کام بد عورتوں کے

در فضیلت شکر

بیچ فضیلت شکر کے

کسے را کہ باشد دل حق شناس | نشاید کہ بندد زبان سپاس

جس شخص کا کہ ہووے دل خداشناس | نہ چاہیئے کہ بند کرے زبان شکر کی

نفس جز بہ شکر خدا بر میار | کہ واجب بود شکر پروردگار

دم سوائے شکر خدا کے نہ نکال | کہ واجب ہووے شکر خدا کا

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر | ترا فتح از در در آید ز شکر

تیرا مال اور نعمت زیادہ ہووے شکر سے | تجھ کو بہتری دروازے سے آوے شکر سے

اگر شکر حق تا بروز شمار | گزاری نباشد یکے از ہزار

اگر شکر خدا کا روز قیامت تک | ادا کرے تو نہ ہووے ایک ہزار سے

ولے گفتن شکر اولیٰ ترست | کہ اسلام را شکر او زیور ست

لیکن کہنا شکر کا بہتر ہے | کہ اسلام کے لئے شکر اس کا زیور ہے

گر از شکر ایزد نہ بندی زباں | بدست آوری دولت جاوداں[1]

اگر شکر خدا سے نہ بند کرے تو زبان | ہاتھ میں لاوے تو دولت ہمیشہ کی

دربیان صبر

بیچ بیان صبر کے

ترا اگر صبوری بود دستیار | بدست آوری دولت پایدار

تیرا اگر صبر ہووے مددگار | ہاتھ میں لائے تو دولت پائیدار

صبوری بود کار پیغمبراں | نہ پیچند زیں روئے دیں وراں

صبر کرنا ہووے کام پیغمبروں کا | نہ پھیریں اس سے منہ دیندار لوگ

صبوری کشاید در کام جاں | کہ جز صبر نیست مفتاح آں[2]

صبر کھولے دروازہ مقصد جان کا | کہ سوا صبر کے نہیں ہے کنجی اس کی

صبوری[3] بر آرد مراد دلت | کہ از عالماں حل شود مشکلت

صبر بر لاوے مراد تیرے دل کی | کہ عالموں سے آسان ہووے مشکل تیری

۱؎ [illegible] اگر شمار کرو تم نعمتیں اللہ کی نہ شمار کر سکو گے ۱۲ ۲؎ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ صبر کنجی فراغت کی اور حصول مطلب کی ہے ۱۲ ۳؎ یعنی صبر سے آدمی کی مراد دلی حاصل ہوتی ہے اگر صبر کا کہنا تجھ کو ما در ہمیں آتا تو اس بات کو عالموں سے پوچھ کہ اگلے بیان سے تیرا یہ مقصد حل ہو جائے گا ۱۲

صبوری کلید در آرزوست	کشائندهٔ کشور آرزوست
صبر کنجی دروازے آرزو کی ہے	کھولنے والی ولایت آرزو کی ہے
صبوری بہر حال اولیٰ بود	کہ در ضمن آں چند معنی بود
صبر ہر حال میں بہتر ہووے	کہ درمیان میں اس کے کتنی خوبیاں ہیں
صبوری[1] ترا کامگاری دہد	ز رنج و بلا رستگاری دہد
صبر تجھ کو مقصد وری دے	رنج اور بلا سے رہائی دے
صبوری کنی گر ترا دیں بود	کہ تعجیل کار شیاطیں بود
صبر کرے تو اگر تجھ کو دین ہووے	کہ جلدی کرنا کام شیطان کا ہووے

در صفت راستی

بیچ صفت سچ بولنے کے

دلا راستی گر کنی اختیار	شود دولتت ہمدم و بختیار
اے دل سچ اگر کرے تو اختیار	ہووے دولت تیری دوست اور نصیبہ مددگار
نہ پیچد[2] سر از راستی ہوشمند	کہ از راستی نام گردد بلند
نہ پھیرے سر سچ سے عقلمند	کہ سچ سے نام ہوئے بلند
دم از راستی گر زنی صبح وار	ز تاریکی جہل گیری کنار
دے سچ سے ماننے تو صبح کی مانند	تاریکی جہالت سے لے کنارہ

[1] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنیوالوں کو بے حساب اجر ملے گا [2] فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سچ راہ دکھاتا ہے طرف نیکی کے اور نیکی پہنچاتی ہے طرف جنت کے ۱۲

مزن دم بجز راستی زینهار ‌‌ ‌‌ ‌‌ که دارد فضیلت یمین بر یسار

نہ مار دم سوائے سچ کے ہرگز ‌‌ ‌‌ ‌‌ کہ رکھتا ہے فضیلت داہنا بائیں پر

به از راستی در جهان کار نیست ‌‌ ‌‌ ‌‌ که در گلبن راستی خار نیست

بہتر سچ سے جہان میں کام نہیں ہے ‌‌ ‌‌ ‌‌ کہ گلزار سچ میں کانٹا نہیں ہے

در مذمّت کذب

بیچ برائی جھوٹ کے

کسے را که ناراستی گشت کار ‌‌ ‌‌ ‌‌ کجا روز محشر شود رستگار[1]

جس شخص کا کہ جھوٹ ہوا کام ‌‌ ‌‌ ‌‌ کیونکر دن قیامت کے ہووے خلاص

کسے را که گردد زبان دروغ ‌‌ ‌‌ ‌‌ چراغ دلش را نباشد فروغ

جس کی کہ ہووے زبان جھوٹ کی ‌‌ ‌‌ ‌‌ چراغ دل اس کے کو نہ ہو روشنی

دروغ آدمی را کند شرمسار ‌‌ ‌‌ ‌‌ دروغ آدمی را کند بے وقار

جھوٹ آدمی کو کرے شرمندہ ‌‌ ‌‌ ‌‌ جھوٹ آدمی کو کرے ذلیل

ز کذّاب گیرد خردمند عار ‌‌ ‌‌ ‌‌ که او را نیارد کسے در شمار

جھوٹ سے ہے عقلمند عبرت ‌‌ ‌‌ ‌‌ کہ اس کو نہ لائے کوئی شمار میں

دروغ اے برادر مگو زینهار ‌‌ ‌‌ ‌‌ که کاذب بود خوار و بے اعتبار

جھوٹ اے بھائی نہ کہہ ہرگز ‌‌ ‌‌ ‌‌ کہ جھوٹا ہووے خوار اور بے اعتبار

[1] فرمایا خدا تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کیلئے سخت عذاب ہے ۱۲

زناراستی ہیچ کارے بتر — کز وگم شود نام نیک اے پسر
جھوٹ سے نہیں ہے کوئی کام بد تر — کہ اس سے گم ہووے نام اے بیٹے

درصنعت حق تعالےٰ

قدرت خدا کا بیان

نگہ کن بریں گنبد زرنگار — کہ سقفش بود بے ستون استوار
نگاہ کر اوپر اس گنبد سنہری کے — کہ چھت اسکی ہووے بے ستون قایم

سراپردہ چرخ گردندہ بین — درو شمعہائے فروزندہ بین
سرا پردہ آسمان پھرنے والے کا دیکھ — اس میں شمعیں روشن دیکھ

یکے پاسبان و یکے پادشاہ — یکے دادخواہ و یکے باج خواہ
ایک چوکیدار اور ایک پادشاہ — ایک فریادی اور ایک محصول لینے والا

یکے شادمان و یکے دردمند — یکے کامران و یکے مستمند
ایک خوش اور ایک درد والا — ایک مقصدور اور ایک حاجتمند

یکے تاجدار و یکے باجدار — یکے سرفراز و یکے خاکسار
ایک تاج رکھنے والا اور ایک محصول دینے والا — ایک سرفراز اور ایک عاجز

یکے بر حصیر و یکے بر سریر — یکے در پلاس و یکے در حریر
ایک اوپر بوریئے کے اور ایک اوپر تخت کے — ایک ٹاٹ میں اور ایک ریشم میں

یکے بے نوا و یکے مالدار	یکے نامراد و یکے کامگار
ایک محتاج اور ایک مال دار	ایک نامراد اور ایک مقصد ور
یکے در غنا و یکے در عنا	یکے را بقا و یکے را فنا
ایک توانگری میں اور ایک تنگ دستی میں	ایک کو زندگی اور ایک کو موت
یکے تندرست و یکے ناتواں	یکے سال خورد و یکے نوجواں
ایک تندرست اور ایک ناتواں	ایک بوڑھا اور ایک نوجوان
یکے در صواب و یکے در خطا	یکے در دعا و یکے در دغا
ایک اچھی بات میں اور ایک خطا میں	ایک دعا میں اور ایک دغا میں
یکے نیک کردار و نیک اعتقاد	یکے غرق در بحر فسق و فساد
ایک نیک کام والا اور نیک اعتقاد	ایک ڈوبا ہوا دریا میں بدکاری اور فساد کے
یکے نیک خلق و یکے تند خوے	یکے بردبار و یکے جنگ جوے
ایک نیک خو اور ایک بدخو	ایک برداشت کرنے والا اور ایک لڑاکا
یکے در تنعم یکے در عذاب	یکے در مشقت یکے کامیاب
ایک راحت میں ایک عذاب میں	ایک مشقت میں ایک مقصد ور
یکے در جہاں جلالت امیر	یکے در کمند حوادث اسیر
ایک جہان بزرگی میں سردار	ایک پھندے آفات میں قیدی

یکے در گلستان راحت مقیم

ایک باغ راحت میں رہنے والا

یکے با غم و رنج و محنت ندیم

ایک ساتھ غم اور رنج اور محنت کے ہمنشین

یکے را برون رفت انداز مال

ایک کو باہر کیا اندازے مال سے

یکے در غم نان و خرج عیال

ایک غم میں روٹی اور لڑکے بالوں کے خرچ میں

یکے چون گل از خرمی خنده زن

ایک مانند پھول کے خوشی سے ہنسنے والا

یکے را دل آزرده خاطر حزن

ایک کا دل آزردہ خاطر غمناک

یکے بسته از بهر طاعت کمر

ایک نے باندھی واسطے عبادت کے کمر

یکے در گناه برده عمرے بسر

ایک گناہ میں لے گیا عمر کو آخر

یکے را شب و روز مصحف بدست

ایک کے رات اور دن قرآن ہاتھ میں

یکے خفته در کنج میخانه مست

ایک سویا ہوا گوشۂ میخانہ میں مست

یکے بر در شرع مسمار وار

ایک اوپر دروازے شرع کے میخ کی مانند

یکے در ره کفر زنّار دار

ایک راہ کفر میں جنیؤ باندھے ہوئے

یکے مقبل و عالم و هوشیار

ایک اقبال مند اور عالم اور ہوشیار

یکے مدبر و جاهل و شرمسار

ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ

یکے غازی و چابک و پهلوان

ایک جہاد کرنے والا اور چالاک اور پہلوان

یکے بزدل و سست و ترسنده جان

ایک کمزور دل اور سست اور ڈرنے والا

یکے کاتب اہل دیانت ضمیر ۔ یکے دزد باطن کہ نامش دبیر

ایک منشی صاحب دیانت کا سا دِل ۔ ایک چور دل کہ نام اس کا منشی

در منع امید از مخلوقات

ممانعت امید کی مخلوقات سے

ازیں پس مکن تکیہ بر روزگار ۔ کہ ناگاہ زجانت بر آرد دمار

اس سے پیچھے نہ کر بھروسہ زمانے پر ۔ کہ یکایک جان تیری سے برلاوے ہلاکی

مکن تکیہ بر لشکر بے عدد ۔ کہ شاید ز نصرت نیابی مدد

نہ کر تکیہ اوپر لشکر بے شمار کے ۔ کہ شاید نہ کرنے سے پاوے تو مدد

مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم ۔ کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم

نہ کر تکیہ اوپر ملک اور مرتبے اور لشکر کے ۔ کہ آگے تجھ سے ہوا ہے اور بعد تجھ سے بھی

مکن بد کہ بد بینی از یار نیک ۔ نمی روید از تخم بد بار نیک

نہ کر برائی کہ برائی دیکھے تو یار نیک سے ۔ نہیں جمتا ہے بیج برے سے پھل اچھا

بسا پادشاہان سلطان نشاں ۔ بسا پہلوانان کشور ستان

بہت سے بادشاہ بادشاہ نشان ۔ بہت سے پہلوان ولایت لینے والے

بسا تند گردان لشکر شکن ۔ بسا شیر مردان شمشیر زن

بہت سے پہلوان لشکر کے توڑنے والے ۔ بہت سے بہادر تلوار مارنے والے

بسا ماہرویان شمشاد قد	بسا نازنینان خورشید خد
بہت سے خوبصورت شمشاد کا سا قد	بہت سے نازنین خورشید کا سا رُخسارہ
بسا ماہرویان نوخاستہ	بسا نوعروسان آراستہ
بہت سے خوبصورت نوجوان	بہت سی دلہنیں آراستہ
بسا نامدار و بسا کامگار	بسا سروقد و بسا گلعذار
بہت سے نامور اور بہت سے کامیاب	بہت سے سروقد اور بہت سے گل رخسار
کہ کردند پیراہن عمر چاک	کشیدند سر در گریبان خاک
کہ کیا پیراہن عمر کا چاک	کھینچا سر گریبان خاک میں
چناں خرمن عمرشاں شد بباد	کہ ہرگز کسے زاں نشانی نداد
ایسا گھر بار عمران کی کا ہوا برباد	کہ ہرگز کسی نے ان سے نشان نہ دیا
منہ دل برین منزل جانستاں	کہ در وے نہ بینی دلے شادماں
نہ رکھ دل اوپر اس گھر جان لینے والے کے	کہ اس میں نہ دیکھے تو کوئی دل خوش
منہ دل برین کاخ خرم ہوا	کہ بیارد از آسمانش بلا
نہ رکھ دل اوپر اس محل خوش ہوا کے	کہ برستی ہے آسمان اس کے سے بلا
ثباتی ندارد جہاں اے پسر	بہ غفلت مبر عمر در وے بسر
پائیداری نہ رکھے جہان اے لڑکے	ساتھ غفلت کے نہ لیجا عمر اس میں آخر

مکن تکیہ بر ملک و فرمان دہی
نہ کر بھروسہ اوپر ملک اور بادشاہت کے

کہ ناگاہ چون فرمان ستدن جان دہی
کہ یکایک جب حکم پہنچے جان دے تو

منہ دل برین دیر ناپایدار
نہ رکھ دل اوپر اس بت خانہ ناپائدار کے

ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار
سعدی سے ایک یہی بات یاد رکھ

صفت سنبل شاہد گویم

محزونم و در دل ز تو دارم صد غم
زین گوشہ ملولم من مسکین و غریب

بے لعل و لبت حریف دردم ہمدم
کاخر شود آرام گہم کوئے عدم

امتحان اطفال کی خواندن این ہر سہ غزل مشتمل صنائع لفظی

غزل ۱

ہندسہ ایکے و ۲ دویم باید خواند

زمن بردند صبر و دل ۱ آموش ۲ دلبر
دلم بردند جانم ہم ۱ قامت ۲ عارض
بو چشم و دہان او ۱ نرگس ۲ چشمہ
دہان و چشم آن مہ و ۱ غنچہ ۲ جادو
خط و خال و نگارینش ۱ سنبل ۲ نقطہ

چہ م م جانہا چہ د دشکر
چہ ق ق رعنا چہ ع ع انور
چہ ن ن شہلا، چہ چ چ کوثر
چہ غ غ گویا، چہ ح ح کافر
چہ س س مشکین۔ چہ ن ن عنبر

ز دردِ ہجر او دارم ۔ ۱۔ حالت ۲ خاطر
چہ ح ح غمگیں چہ خ خ ابتر

ترا مہر و مہ انداز جاں ۱ چاکر ۲ بندہ
چہ ج ج دیریں چہ ب ب کمتر

ز زلفانت شدہ پیدا ۱۔ آفت ۲ فتنہ
چہ آ آ بے حد چہ ف ف بیمر

زحق لطفے ہمے خواند ۱ ساقی ۲ بادہ
چہ س س گلرخ ۱ چہ ب ب احمر

غزل ۲

اے بیالا چوں صنوبر وے رخت چوں قم وہ
زلف داری ہمچو عنبر لب چو ش وک ور

آفتاب عاشقانی ماہتاب دلبرے
قبلہ آزادگانی اے صنم بار وخ

در میانِ روخ اندر کشیدہ خ وط
دردمندم مستمندم تن گرفتت وپ

ت وپ آمد نگارِ من مراد رعشق تو
دارو ئے دردم تو داری رمیان ل وب

ل وب برل وب بنہادہ باشد تا سحر
م وی در پیش باشد بستہ باشد دور

اے نگار اگر تو ما را یک شب مہمان ہمی
نقل خواہم از لبانت ب ۱، و ۲، س ۳، ہ

شاعراں بسیار گفتہ شعرہائے پر نمک
کس نگفتہ شعر ہمچوں ت وع ود وی

غزل ۳

ز زلف و خال و خطت گویم اے مہ خوباں
۱ بنفشہ ، و ۲ سنبل ۔ ۳ ریحاں

بدورِ خال و خطت
۱ شکستہ ، ۲ بستہ ، ۳ حیراں

فتادہ در کویت
۱۔ قبادہ ، ۲ قیصر ، ۳ خاقاں

ہم از تو مے خواہند	۱ حصار و ۲ قابل ، ۳ نعمان
بدہ باہلِ طرب	۱- نوالہ و ۲ نالہ ، ۳ افغان
بدہ تو سعدی را	بحقِ سید کونین و جملہ اصحابان

تمت بالخیر